جواب:۔

سونے کے نصاب کے بارے میں ائمہ سلف میں تین مسلک پائے جاتے ہیں۔

(۱) ۲۰ دینار یا ۲۰ مثقال یعنی آج کل کے اندازے کے مطابق ۷½ تولے سے کم سونے پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اکثر اہل علم کا رجحان اسی طرف ہے۔

(۲) سونے کا نصاب ۴۰ دینار ہے۔ یہ مسلک حسن بصری اور امام داؤد ظاہری کے اکثر تلامذہ نے اختیار کیا ہے۔

(۳) سونے کا فی نفسہٖ کوئی مستقل نصاب نہیں ہے۔ بلکہ وہ چاندی کے تابع ہے۔ یعنی جب سونے کی قیمت ۲۰۰ درہم (۵۲½ تولہ چاندی) کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جائیگی۔ عطاء تابعی، طاؤس، ایوب سختیانی، سلیمان بن حرب اور امام زہری کا یہی مسلک ہے۔

راقم الحروف اپنی تحقیق میں اسی تیسرے مسلک کو اقرب الی الصواب پاتا ہے۔ اس مسلک کی تائید میں مندرجہ ذیل اشارات قابل غور ہیں۔

(۱) والذین یکنزون الذھب و الفضۃ و لاینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ (سورۂ توبہ)

اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کرتے ہیں اور پھر اس (چاندی) کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

عام مشہور نحوی قاعدے کے مطابق "ینفقونھما" ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن قرآن کریم کا یہ طرز بیان ایک دوسرے ضابطے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یعنی ضمیر تثنیہ کی جگہ ضمیر واحد کا استعمال بھی ہو سکتا ہے تاکہ اس طرح جو شے فی نفسہٖ مقصود اور اہم ہے اس کی نشان دہی کر دی جائے۔ اس کے نظائر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ملتے ہیں۔

(الف) واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ۔

اور اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اس (اللہ) کو راضی کریں۔

(ب) وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا ۔۔۔ اور جب وہ تجارت یا کھیل کود دیکھتے ہیں
انفضوا الیھا ۔۔۔ تو اُس (تجارت) کی طرف دوڑ پڑتے ہیں

اس اندازِ بیان سے پہلی آیت میں اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصود بالذات رضائے الٰہی ہے، اور رضائے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اس کے تابع ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ ایک صالح متمدن سوسائٹی میں اہم اور نمایاں مقام لہو ولعب کا نہیں بلکہ تجارت کا ہے۔

یہی بات زیرِ نظر آیت میں بھی معلوم ہوتی ہے کہ زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کے باب میں اصل بنیادی حیثیت چاندی کو حاصل ہے نہ کہ سونے کو۔ اس کی حیثیت تو محض تابع اور غیر مقصود شے کی سی ہے۔ اس لئے نصابِ زکوٰۃ کے معاملہ میں سونے کو چاندی کے تابع ماننا قرآن مجید کے مذکورہ بالا حکیمانہ اشارہ کے زیادہ مناسب ہے۔

(۲) جمہور سلف نے سونے کے نصاب کی تعیین میں جن روایات پر اعتماد کیا ہے۔ ان کی صحت محدثین کے نزدیک مختلف فیہ ہے۔ ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو ضعف سے خالی ہو۔

امام ابنِ عبدالبر لکھتے ہیں:۔

لم یثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زکوٰۃ الذھب شیٔ من جھۃ نقل الاحاد الثقات ۔۔۔ سونے کی زکوٰۃ کے بارے میں آنحضرت سے ثقہ راویوں کے ذریعہ کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

سُبُل السلام ج ۲ ص۱۲۷۔

یعنی سونے کے نصاب کی تعیین کسی قابلِ اعتماد روایت سے ثابت نہیں۔ باقی رہا سونے میں زکوٰۃ کی فرضیت کا ثبوت تو وہ خود قرآن حکیم اور بخاری، مسلم کی روایات سے ملتا ہے۔

(۴) مذکورہ بالا تفصیل سامنے رکھتے ہوئے تقویٰ اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس پہلو کو ترجیح دی جائے جس سے مساکین وفقراء کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے اور مال کی کم سے کم مقدار جمع ہو سکے

(ع۔ ح)

مطبوعات

ناموسِ ملت معروف بہ پردہ اور اسلام

از جناب منشی خادم علی خاں اختر، بی۔ اے، ایل ایل بی۔ ضخامت ۵۰ صفحے۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی متوسط۔ ملنے کا پتہ ادارہ مستقبل۔ ٹبی شیر خاں نمبر ۲۳۲ ملتان شہر۔

اِس مختصر رسالے میں پردہ کی اہمیت اور بے پردگی کے مفاسد نہایت مؤثر انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

دورِ جدید کے "روشن خیال" منکرین پردے پر جو اعتراضات کرتے ہیں۔ ان کا مدلل اور معقول جواب دیا گیا ہے۔ کہیں کہیں مصنف نے مخالفین پردہ کو نہایت سخت اور عریاں الفاظ میں مخاطب کیا ہے جو حکمتِ دعوت و اصلاح کے یکسر منافی ہے۔

مشکل الفاظ اور عربی، فارسی ترکیبوں پر مشتمل استفسارات کے بجائے اگر سہل اور سنجیدہ انداز اختیار کیا جاتا تو کتاب کی افادی حیثیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا۔

ع۔ ح

مکتبہ چراغ راہ کراچی کی مندرجہ ذیل کتب مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی سے مل سکتی ہیں۔

دیارِ عرب	از مسعود عالم صاحب ندوی ۲/۸/-	قومی ملکیت	از نعیم صدیقی صاحب -/۱۲/-
اشتراکیت اور اسلام	OUR LEADERS. ۲/۸/-		چوہدری محمد اکبر ۲/-/-
محمد بن عبدالوہاب	۲/۱۲/-		